میجر سید ضمیر جعفری کی تخلیقات میں فن کارانہ عناصر

محمد اقبال

Muhammad Iqbal

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

Lahore Garrison University, Lahore.

ڈاکٹر محمد عارف

Dr. Muhammad Arif

Federal Govt. College, Sialkot Cantt.

Abstract:

Allah almighty has blessed many blessings to human beings.It depends upon human to get profit from all these things. The Art of Writing is also bestowed by him. It flourished by healthy environment and doing exercise. All kinds of art are actually reflection of nature. A literary person should observe keenly the universe to express his/her feelings

ماہرین نفسیات کے مطابق انسان کی سوچ وفکر کی تشکیل میں ماحول کا ایک بنیادی عمل دخل ہوتا ہے۔ ماحول کی بنا پر انسان کا تخیل یا تو بلند ہو جاتا ہے یا پھر پست۔ تخیل سے انسان اپنے بارے میں ایک نظریہ بناتا ہے اور پھر یہ نظریہ اس کے عمل کا موجب بنتا ہے۔ افواج پاکستان ایک مضبوط و مستحکم ادارہ ہے جہاں پر نظم وضبط کی پابندی کی جاتی ہے۔ اس ادارے میں ہمہ جہت شخصیات ہیں اور انھیں ان کی صلاحیتوں، قابلیتوں اور ازواق کے مطابق ماحول بھی میسر ہے۔ اردو زبان وادب کے لحاظ سے دیکھا جائے تو تقریباً ہر صنف ادب میں عساکر پاکستان نے لوہا منوایا ہے اور ہر صنف ادب میں اعلیٰ فن کا مظاہرہ کیا ہے۔

سید ضمیر جعفری کا شمار بھی ان لوگوں میں ہوتا ہے جنھیں علم وادب کا ماحول میسر آیا اور اس ماحول سے ان کی خوابیدہ صلاحیتوں میں نکھار آیا۔ سید ضمیر جعفری کو گورنمنٹ کالج کیمبل پور (اٹک) کے علمی وادبی ماحول نے، ان کی صلاحیتوں کو کالج میگزین کی ادارت دے کر جلا بخشنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ سے بی اے کیا، کالج اور اس شہر کے ماحول نے ان کی فن کارانہ جبلت کو مزید نکھارنے میں اہم کردار ادا کیا، وہ لکھتے ہیں:

> ’’میری شعری تربیت میں لاہور کی ہوا، ماحول اور لاہور کی گلیوں کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔‘‘(۱)

فن اور فن کار کے بارے میں علمائے فلاسفہ کے مختلف نظریات رہے ہیں۔ افلاطون نے اسے نقالی قرار دیتے ہوئے

اس کی مذمت کی ہے۔اسی بنا پر اس نے فن کار کی تخلیقات کو دوسرے درجہ کی نقل سے تشبیہ دی ہے۔(۲)

فن کے بارے میں افلاطون دوجذبیت Ambivalence کا شکار ہے، چناں چہ وہ ایک طرف تو شاعری کی مذمت کرتا ہے جب کہ وہ دوسری طرف شاعری کو الہامی قوت بھی قرار دیتا ہے۔ چناں چہ وہ اپنے ایک مکالمے میں سقراط کی زبانی آیون کی شاعری کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے:

''وہ ملکہ جو تمہیں ودیعت ہوا ہے محض ایک فن یا ہنر نہیں۔ وہ ایک الہامی قوت ہے۔تم قدوسی طاقتوں کے زیرِ اثر ہو(...) شاعر ایک لطیف الجبلت، پرواز کی طاقت رکھنے والی اور مقدس ہستی ہوتا ہے، اور وہ کوئی چیز اس وقت تک تخلیق نہیں کر سکتا جب تک کہ اس پر الہامی قوت کا قبضہ نہ ہو جائے (...) خدا شاعروں کے دماغ کو معطل کر دیتا ہے اور پھر ان سے اپنے پیغمبروں کا کام لیتا ہے۔''(۳)

مندرجہ بالا افلاطون کی آرا کو مدِنظر رکھا جائے تو سید ضمیر جعفری کی تخلیقات میں ان کی لطیف جبلت، معاشرتی عکس اور فطرت کی تصویر کشی نظر آتی ہے اور نہایت لطیف انداز میں اپنا مافی الضمیر بیان کرتے ہیں، ان کے مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ کیجیے:

دورِ اکبر مغلیہ تاریخ کا دورِ کمال
آج بیوی کہہ رہی تھی گھر میں دلیہ ہے نہ دال
دیکھنا نقشے پہ انگلی ہے مری لاہور پر
اے دلِ مرحوم اک اچھی سی ٹیوشن اور کر

سید ضمیر جعفری کی شاعری میں ان کی تخلیقی استعداد، عمیق مشاہدہ اور ذہانت نظر آتی ہے جو ایک فن کار کے لیے لازمی جزو ہے، فن کے متعلق ارسطو کا مندرجہ ذیل نظریہ تھا:

''تخلیقی استعداد اور ذہانت کی وحدت کا نام فن ہے۔''(۴)

سید ضمیر جعفری کی شاعری میں ان خصائص کا پرتو نظر آتا ہے، مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ کیجیے جو علامہ اقبال کی نظم کی پیروڈی میں کی ہے:

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
تولہ کبھی ماشہ کبھی سکھر کبھی کاغان
کرسی بھی ہے مومن کبھی مومن پہ ہے کرسی
ایوان کی زینت کبھی رسوا سرِ میدان
وحشت تو فرنگی مدنیت سے مسلم
گھر آنے کی توفیق نہ ارماں نہ سامان
میری و وزیری و سفیری و اسیری
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

سید ضمیر جعفری کی شاعری میں جمالیات کا عکس نظر آتا ہے وہ نہایت حسین پیرائے میں اپنی سوچ وفکر کی ترسیل کرتے ہیں۔سید ضمیر جعفری نے الفاظ وتراکیب کا نہایت شستہ انتخاب کیا ہے۔افلاطون کے مطابق خوب صورتی کا دائرہ کار نہایت وسیع ہے۔یہ صرف مادی اشیا اور مرئی افعال تک محدود نہیں ہے بل کہ سوچ ،فکر، کردار اور الفاظ کے چناؤ پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے، وہ لکھتا ہے:

> "Beauty addresses itself chiefly to sight; but there is a beauty for the hearing too, as in certain combinations of words and in all kinds of music, for melodies and cadences are beautiful)...(in the conduct of life, in actions, in character, in the pursuits of the intellect."(5)

حسن بنیادی طور پر مرئی اشیاء میں پایا جاتا ہے مگر یہ سنی جانے والی اشیاء میں بھی پایا جاتا ہے مثلاً لسانی اور غنائی تالیفات میں۔اس کے علاوہ یہ کارخانوں، دفتروں، اعمال، عادات، نیکیوں اور علوم میں بھی پایا جاتا ہے۔

افلاطونس کے خیال میں فنی تخلیقات میں حسن کا ماخذ انسانی روح ہے۔چناں چہ اگر فنکار کی روح حسن سے متاثر ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے تو وہ اسے اپنے اندر جذب کر لیتی ہیاور پھر وہ کائنات کے حسن سے لبریز ہو جاتی ہے۔اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ فنکار کی تخلیقات خود فطرت کے حسن سے زیادہ نظر افروز، شاندار اور خوبصورت ہو سکتی ہیں۔(۶)

سید ضمیر جعفری کی ''ڈاکٹر کا نسخہ'' میں ان کے فن کی جھلک نظر آتی ہے اور ان کی شگفتہ طبیعت کی عکاسی بھی ہوتی ہے۔ملاحظہ کیجیے:

ڈاکٹر نے اک مریضہ سے کہا
غسل آب صاف روزانہ کرو
پیرہن اجلا رہے
صبح کو تازہ ہوا کھایا کرو
بیوی نے گھر آ کر شوہر سے کہا
ڈاکٹر کہتا ہے رم جھم ساڑھیاں پہن کرو
بازوؤں کو پور تک گہنا کرو
سردیوں میں ایک لمبا پرسکون بحری سفر
بحر اقیانوس کے بانکے جہاز خاص پر
گرمیوں میں ''سیر گاہ برف'' میں جایا کرو
اور جب
لوٹ کر آیا کرو

نبض دکھایا کرو

اپنے گاؤں سڑک نہ پہنچنے کا ذکر بھی نہایت شگفتہ انداز میں کرتے ہیں کہ انسان اش اش کر اٹھتا ہے، اس سے ان کی حس جمالیات اوران کے کمالِ فن کا اندازہ ہوتا ہے، ملاحظہ کیجیے:

> ''سڑک سے ہمارے تعلقات شیر شاہ سوری ہی کے زمانے میں کشید ہو گئے تھے۔ وہ یوں کہ جب اس کی شاہراہ اعظم نکلی تو وہ اچھی بھلی ہمارے گاؤں کی طرف آتی آتی کچھ اوپر سے یک لخت انگڑائی لے کر روہتاس کی طرف مڑ گئی اور ہمارے بزرگ آوازیں دیتے رہ گئے:
>
> اے دل و جان خلق ہم کو بھی آشنا سمجھ''(۷)

پس سید ضمیر جعفری کی تخلیقات میں فن، حسن، جمالیات اور مزاح کے عناصر وافر مقدار میں موجود ہیں۔ اگر ان کی تخلیقات کا جائزہ علمائے جمالیات کے طے کردہ اصولوں پر لیا جائے تو ان کے فن پارے جمالیات کا عملی نمونہ ہیں۔ ان کی شاعری ان کے علاقائی، مذہبی، روایتی اور عسکری ماحول کی عکاسی کرتے ہیں۔

حوالہ جات و حواشی

۱۔ تحسین فراقی، ڈاکٹر، سید ضمیر جعفری سے ایک مکالمہ، مشمولہ: سیارہ، ماہنامہ، لاہور: وفاق پریس، مئی ۱۹۹۰ء، ص:۲۷۸

۲۔ فلسفۃ الجمال، ابوریان، ص:۱۱، بحوالہ الظاہرۃ الجمالیۃ، ص:۸۴

۳۔ محمد ہادی حسین، اردو ترجمہ: مکالمات افلاطون، لاہور: فیروز سنز، ص:۳

4. Aristotle,TheEthics of Aristotle, P:26

5. The Six Enneads,1,vi, P:39

6. Philosophyof the Beautiful, P:31

۷۔ ضمیر جعفری، سید، گورے کالے سپاہی، عظیم پبلی کیشنز، ۱۹۸۸ء، ص:۱۰

☆......☆......☆